رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا

اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

جلد ۷ | ۸ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | مطابق ۹ شوال ۱۳۳۷ھ | نمبر ۳

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں دو دفعہ تھوڑی تھوڑی بارش ہوئی۔

۴ جولائی کو خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کو دنیا کی موجودہ مصائب و آلام کا حوالہ دیتے ہوئے خاص دعاؤں میں مشغول رہنے کی تاکید فرمائی۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ اور جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر کو ولایت جانے کے لئے پاسپورٹ مل گئے ہیں۔ اب جہاز کا انتظام ہونے پر انشاء اللہ جلدی عازم ولایت ہو جائینگے احباب ابھی سے ان کی دعاؤں سے امداد کرنا شروع کر دیں۔

الموعظۃ الحسنۃ

یادِ موت

انسان ان موتوں سے عبرت نہیں پکڑتا۔ حالانکہ اس سے بڑھکر اور کون ناصح ہو سکتا ہے۔ جس قدر انسان مختلف بلاد اور ممالک میں مرتے ہیں۔ اگر یہ سب جمع ہو کر ایک دروازہ سے نکلیں۔ تو کیسا عبرت کا نظارہ ہوتا ہے۔ پھر مختلف امراض اس اس قسم کے ہیں۔ کہ اس میں انسان کی پیش نہیں جاتی۔ ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میرے پیٹ میں رسولی پیدا ہوئی ہے اور اور وہ دن بدن بڑھکر پاخانہ کے راستہ کو بند کرتی جاتی ہے۔ جس ڈاکٹر کے پاس میں گیا ہوں۔ وہ یہی کہتا ہے۔ کہ اگر یہ مرض ہمیں ہوتی تو ہم بندوق مارکر خودکشی کر لیتے۔ آخر وہ بیچارہ اسی مرض سے مر گیا۔ بعض لوگ ایسے مسلول ہوتے ہیں کہ ایک ایک پیالہ پیپ کا اندر سے نکلتا ہے۔ ایک دفعہ ایک مریض آیا۔ اس کی یہی حالت تھی۔ صرف اس کا پوست ہی رہ گیا تھا۔ اور وہ سمجھدار بھی تھا۔ مگر تاہم وہ یہی خیال کرتا تھا کہ میں زندہ رہوں گا۔ انسان کی سخت دلی اصل میں امیدوں پر ہوتی ہے۔ لیکن انبیاء کی یہ حالت

نہیں ہوتی - جس قدر انبیاء ہوئے ہیں - سب کی یہی حالت رہی ہے - اگر شام ہوئی تو صبح کو ان کو امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے - اور اگر صبح ہوئی ہے - تو شام کی اُمید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے ۔ جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ میں ایک مرنیوالا ہوں تب تک وہ غیر اللہ سے دل لگانا چھوڑ نہیں سکتا اور آخر اس قسم کے افکار میں جان دیتا ہے - مرنے کے وقت کا کسی کو کیا علم ہوتا ہے موت تو ناگہانی آجاتی ہے اگر کوئی غور کرے تو اُسے معلوم ہو کہ یہ دنیا اور اس کا مال و متاع اور حظ سب فانی اور جھوٹے ہیں آخر کار وہ یہاں سے تہی دست جاویگا - اور اصل مطلوب جس سے وہ خوش رہ سکتا ہے وہ خدا سے دل لگانا ہے اور گناہ کی دلیری سے آزاد رہنا - کہنے کو یہ آسان ہے اور ہر ایک زبان سے کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خدا سے لگا ہوا ہے مگر اس کا کرنا مشکل ہے ایک دوکاندار کو دیکھو کہ وہ وزن تو کم تولتا ہے مگر زبان سے صوفیانہ کلمے نہیں (الہی) گاتا جاویگا کہ دوسرے کو معلوم ہو یہ بڑا خدا رسیدہ ہے ایسی حالت میں لفظ اور باتیں تو زبان سے نکلتی ہیں مگر دل انکی تکذیب کرتا ہے - سجادہ نشینوں کو ایسے قصے یاد ہوتے ہیں کہ دوسرا انسان سُنکر گردیدہ ہو جاتا ہے حالانکہ خود انکا عملدرآمد اُن پر مطلق نہیں ہوتا مگر تاہم ایسے انسان بھی ہوتے ہیں کہ وہ بات کو سمجھ لیتے ہیں اور اس دنیا اور مافیہا کا چھوڑنا ان پر آسان ہوتا ہے جیسے کہ ابراہیم ادھم وغیرہ بادشاہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے سلطنت کو ترک کر دیا جب خوف الہی اُنکے قلب پر ہوا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب دنیا اور یہ خوف ایک جا جمع نہیں ہو سکتے اسلئے دنیا کو چھوڑ دیا ۔

جب ایک شخص ایک ناپائیدار لذت میں مصروف ہو تو جب اُسے چھوڑیگا اسیقدر اُسے رنج ہوگا - دنیا سے دل لگنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور آئندہ نیکی کی مناسبت اس سے نہیں رہتی - مسلمانوں میں اگرچہ فاسق فاجر بادشاہ بھی گذرے ہیں مگر ایسے بھی بہت ہیں کہ انہوں نے یکبارگی اور راستی اختیار کی ۔

(البدر نمبر ۳۹ جلد ۲ - ۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء) **حضرت مسیح موعود ع**

اخبار احمدیہ

گورنمنٹ کی جنگی خدمت کے متعلق مولوی محمد علی کا خیال

ذیل میں جن صاحب کا بیعت خلافت کا خط درج کیا جاتا ہے - انہوں نے اپنے ان ایام کا جبکہ وہ غیر مبائع ہونے کی وجہ سے مولوی محمد علیصاحب سے تعلق رکھتے تھے - ایک عجیب واقعہ لکھا ہے - جس کے صحیح اور درست تسلیم کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ دوران جنگ میں مولوی محمد علیصاحب اور ان کے ساتھیوں نے جو طرز عمل اختیار کیئے رکھا - اس سے اسکی تائید اور تصدیق ہوتی ہے - کیونکہ انکی طرف سے بالعموم کبھی کوئی اس قسم کا اعلان یا تحریک ہماری نظر سے نہیں گذری - جو جنگی اغراض کے لئے بھرتی ہونے کے لئے کی گئی ہو - ہمارے نزدیک منجملہ اور ثبوتوں کے یہ بھی ایک ثبوت ہے - اس بات کا کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود ع کی تعلیم کو پس پشت ڈال چکے ہیں - کیونکہ حضرت مسیح موعود ع نے گورنمنٹ برطانیہ کی ہر طرح سے امداد کرنا اپنے پیروؤں کے لئے فرض قرار دیا ہے - لیکن انہوں نے نہ صرف مرکزی حیثیت سے حال کی خطرناک جنگ میں گورنمنٹ کو بھرتی کی امداد دینے کی نمایاں کوشش نہیں کی بلکہ جیسا کہ مندرجہ ذیل خط سے ظاہر ہے - دوسروں کو بھی اس سے باز رکھنے کی نامناسب حرکت کی - کاش یہ لوگ ضد اور عداوت سے علیحدہ ہو کر اپنے طرز عمل پر غور کریں - اور دیکھیں - کہ حضرت مسیح موعود ع کے اصل دعاوی سے رد گردانی انہیں کہاں سے کہاں لئے جا رہی ہے ۔

مذکورہ بالا خط حسب ذیل ہے :-

جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

جناب عالی عرصہ دو برس کا ہوا ہے کہ مجھے کچھ لغزش ہوئی تھی مگر میں نے اپنی بیعت جلد اصلاح کر لی اور چندہ وغیرہ بھی میں آپ کی طرف بھیجتا رہا اور جناب عالی میرے حق میں دعا فرماویں میں حضور کو بہت عظیم الشان صالح اور راستباز یقین کرتا ہوں اور میں دل سے آپکا مرید ہوں اور ان لغزش کے دنوں کا ایک واقعہ ہے کہ انہیں دنوں میں میں نے بصرہ میں ملازمت کے واسطے ارادہ کیا تھا جانکہ اب میں ملازم ہوں - جانے سے پہلے میں نے مولوی محمد علیصاحب امیر لاہوری سے دریافت کیا کہ بصرہ میں بھرتی ہونا مناسب ہے یا نہیں اور میں بیکار ہوں وہاں ملازم ہو کر چلا جاؤں اس بات میں آپ کیا مشورہ دیتے ہیں کہنے لگے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو -

والسلام نصیر الدین مستری کوچہ ٹھٹھیاراں گوجرانوالہ

احمدی سب اسسٹنٹ سرجن

مندرجہ ذیل احمدی نوجوانوں نے امسال سب اسسٹنٹ سرجنی کا امتحان دیا - اور آئی ایم ڈی مقرر ہوئے ہیں :-

(۱) سید رشید احمد صاحب — میرٹھ چھاؤنی
(۲) چودھری عبد العزیز خانصاحب — لکھنؤ "
(۳) مولوی غلام علیصاحب — " "
(۴) شیخ فضل کریم صاحب — راولپنڈی "

احباب دعا فرماویں - کہ خدا تعالی انہیں جس طرح دوسروں کی بیش قیمت جسمانی خدمت کرنے کا موقع دیا ہے - اسی طرح روحانی خدمت کی بھی توفیق بخشے - اور سلسلہ کے پُرجوش اور مخلص خادم بنائے - آمین ۔

ولادت

جناب خانصاحب محمد ذوالفقار علی خانصاحب رامپوری کے ہاں یکم جولائی کو لڑکی - بابو محمد سعید صاحب کیمل کور عدن کے ہاں لڑکا - برادر سید محمد علی شاہ صاحب ٹلہ والا ضلع برنالہ کے ہاں ۲ - رمضان کو دو لڑکے توام متولد ہوئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی سب کو صالح اور صاحب عمر بنائے - آمین

نماز جنازہ

برادر منشی مولا بخش صاحب احمدی ساکن جھنگ کی والدہ صاحبہ ۲۹ - رمضان کو فوت ہوگئیں - انا للہ و انا الیہ راجعون احباب نماز جنازہ پڑھیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۸ - جولائی ۱۹۱۹ء

السلام علیٰ حق الجدید

رسالہ البرہان کے مضمون فتنہ آخرالزمن پر نظر
(مسلسل)

(از جناب منشی خادم حسین صاحب)

رسالہ البرہان لاہور کے جسکے ایڈیٹر سید محمد سبطین صاحب شیعی ہیں۔ ایک دو پرچے ایک شیعہ دوست کے ذریعے میری نظر سے گذرے۔ ایڈیٹر صاحب نے ایک خاص مضمون فتنہ آخرالزمن میں سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بہت سے اعتراضات وارد کئے ہیں۔ کسی معترض کی معقول اور بجا نکتہ چینی سے برا ماننا تو درکنار ہم تو اس کو اپنے سلسلہ کی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ لیکن جب بڑے بڑے مدعیان تحقیق و تنقید کی زبان و قلم سے سراسر بے جا و غیر معقول اعتراض دیکھے سُنے جاتے ہیں تو نہایت سخت افسوس بھی ہوتا ہے اور مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ یا تو حق کی مخالفت میں خدا نے ان کے علم و فضل کو سلب کر دیا ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کہہ بیٹھتے ہیں۔ جو بالکل عامیانہ اور خود ان کے مسلمات کے برخلاف ہوتی ہیں سلور یا یہ کہ ان کا مبلغ علم ہی یہیں تک ہوتا ہے۔ اور اگر علم ہوتا بھی ہے تو اس کو جہ کی ان کو خبر ہی نہیں ہوتی یا خداوند کریم مسیح موعود کی صداقت کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرنے کے لئے حسب فحوائے الہام انی مھین من اراد اھانتک احمدیت کے دشمنوں اور حاسدوں کی غلطی کھولدیتا ہے اور انکو اپنے مضمون اور تحریروں میں فاش کرتا ہے تاکہ متبعین کو ازدیاد ایمان و ایقان و منکرین کی عبرت و ہدایت کا باعث ہو مثلاً سب اصحاب باخبر جانتے ہونگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قرب قیامت میں سے ایک علامت رفع علم و رفع قرآن بھی ارشاد فرمائی ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آخر زمانہ میں علم دنیا سے اٹھ جائیگا یا قرآن زمین سے اٹھ جائے گا۔ پھر اس حدیث سے بھی کسی مسلمان کو خواہ شیعہ ہو خواہ سُنی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا۔ کہ اگر ایمان ثریا کو اٹھ گیا ہوگا۔ جب بھی ضرور ابنائے فارس میں سے ایک شخص اس کو زمین پر دوبارہ لے آئے گا۔

اس قسم کی احادیث کی بناء پر حضرت میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ کی حالت کو دیکھ کر بحیثیت دعوے مسیحیت و مہدویت و رجل فارس موعود ازالۂ اوہام میں تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"قرآن زمین پر سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں"

اس سیدھی سی بات پر جسمیں نہ کوئی استبعاد ہے نہ استحالہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب البرہان نے جرح کرتے کرتے پورے ڈھائی صفحہ سیاہ کر دئے ہیں آپ فرماتے ہیں۔ "یہ صریح وجود اسلام سے انکار ہے کیونکہ بلاشک و شبہ معدن اسلام قرآن ہی ہے اور یہی مدلول نبوت اور دلیل نبوت ہے۔ اور جب بقول مرزا صاحب کے قرآن زمین سے اٹھ گیا۔ تو اسلام بھی اٹھ گیا۔ نبوت رسول اللہ اٹھ گئی۔ پھر مرزا صاحب اسکو آسمان سے لائے اور گویا مرزا صاحب کا دین ایک نیا دین ہے۔ جو دین اسلام کے اٹھ جانے کے بعد وہ آسمان سے لائے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا صاحب کا دین یعنی مرزائیت و احمدیت بالکل ایک نیا دین ہے۔ جو خلاف اسلام پیدا ہوا ہے۔ اور گھڑا گیا ہے الخ"

(البرہان ۱۵- جمادی الاول ۱۳۳۷ھ صہ ۳-۴)

ناظرین خود اندازہ فرمالیں کہ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد پر یہ جرح قدح سراسر بے جا ناموزون اور غیر واجب ہے یا نہیں؟ ضرور ہے۔ کیونکہ رفع قرآن و رفع ایمان خود حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور جس طرح رفع ثابت ہے، قرآن و ایمان کا دوبارہ زمین پر لے آنا بھی ثابت شدہ ہے۔ کیونکہ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ اس عالمگیر گمراہی کا خاتمہ گمراہی پر ہی ہو۔ حسب وعدہ الٰہی لیظھرہ علی الدین کلہ اور حسب بشارات مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نہ کسی مرد خدا نے مبعوث ہونا ہے۔ خواہ بقول شیعہ امام غائب ظاہر ہوں۔ خواہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوں۔ لیکن جو اعتراضات ایڈیٹر صاحب نے حضرت مرزا صاحب پر کئے ہیں وہی فرماویں کہ آیا یہی اعتراضات ان کے مسلمہ موعودوں یعنے مہدی غائب و مسیح نازل پر بھی وارد ہو سکتے ہیں یا نہ؟ اگر نہیں ہو سکتے۔ تو پھر حضرت مرزا صاحب پر کیوں ہو سکتے ہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں۔ تو پھر خود خداوند کریم اور حضرت مخبر صادق اور اپنے مہدی و مسیح موعود سب کو نشانہ بناؤ۔ تنہا حضرت میرزا صاحب پر وار کرنے کا آپ کو کیا حق ہے؟ پھر حضرت میرزا صاحب نے قرآن کے اُٹھائے جانے کے بعد جس قرآن کو آسمان سے لے آنے کا دعوے فرمایا ہے۔ وہ بھی کوئی جدید قرآن نہیں ہے۔ یعنے جو قرآن اُٹھایا گیا تھا وہی قرآن لایا گیا۔ اسواسطے بھی یہ جرح فضول ہے پھر کسی خوش عقیدہ مسلمان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد رفع قرآن کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ واقعی قرآن جو دفتین کے درمیان کاغذات پر لکھا ہے یا حفاظ کے سینوں میں منضبط ہے وہ آسمان پر اٹھ جائے گا۔ اور دنیا میں کوئی جلد قرآن کی یا کوئی حافظ قرآن باقی نہ رہیگا بلکہ اس رفع سے مراد رفع عمل بالقرآن ہے جیسے کہ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم میں تصریح موجود ہے یا جیسے کہ قرآن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی خدا فرماتا ہے:۔ وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ حالانکہ بظاہر کبھی ممکن نہیں ہے کہ اُمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرآن کی درس و تدریس یا شغل تلاوت کو بالکل ترک کر دے یا جیسے کہ دوسری حدیث میں جو

مشکوٰۃ کتاب العلم اور فروع کافی کتاب الروضۃ صفحہ ۴۲ میں ہے :- سیاتی علی الناس زمان لایبقی من القراٰن الا رسمہ ومن الاسلام الا اسمہ یسمون بہ وھم ابعد الناس منہ الخ - پس جو مطلب خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی تو حضرت میرزا صاحب کا بھی ہے - اور پھر جبکہ حالات زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے - کہ واقعی یہی وہ زمانہ ہے کہ ایمان ثریا کو جا پہونچا - اور قرآن فقط بطور رسم کے رہ گیا ہے - اور اسلام کا نام ہی نام باقی ہے - حضرت میرزا صاحب نے بہمین کمال متابعت حضرت نبی ؐ آپ نے اسلام کے مردہ قالب میں جان ڈال دی - قرآن میں غور و تدبر کرنے کی عالمگیر تحریک دنیا میں پھیل گئی ہے - مخالفان قرآن کے ہمیشہ کے لئے حوصلے پست کر دئے ہیں - غرض یہ ہے کہ حضرت میرزا صاحب کا ارشاد سراسر حقیقت و صداقت پر مبنی ہے - اور ایڈیٹر صاحب البرہان نے ناحق حمد اسے مخالفت بلند کر کے اپنی مسلم فضیلت اور تبحر علمی اور ہمہ دانی کی رسوائی کی منادی کرائی ہے ناظرین کس قدر متعجب ہونگے - جب ان کو معلوم ہوگا کہ خود ایڈیٹر صاحب نے بھی اپنی تازہ تصنیف صراط السوی فی احوال المہدی میں رفع قرآن کو علامات قرب قیامت میں ذکر کیا ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں

"اول بحوالہ کتاب الیواقیت والجواہر کہ اشراط قیامت مثل خروج مہدی - خروج دجال - خروج دابۃ الارض - طلوع آفتاب از مغرب - رفع قرآن فتح سد یاجوج و ماجوج ضرور بالضرور واقع ہونیوالی ہیں" دیکھو صراط السوی صفحہ ۳۶ سطر ۸

کیوں جناب میر صاحب! اس رفع قرآن سے آپکا کیا مطلب ہے ؟ اور اس کا کیا مفہوم ہے ؟ البرہان جمادی الاول ۳۷ھ کا پرچہ کتاب مذکور سے اگر پہلے شائع ہوتا - تو ایک حد تک آپ معذور بھی سمجھے لیکن چونکہ کتاب پہلے سے شائع ہو چکی ہے - جسمیں آپ نے خروج مہدی اور رفع قرآن کو اشراط ساعت میں خود تسلیم فرمالیا - تو پھر یہ کیسی "دیانت حقہ" ہے

کہ اپنے رسالہ مابعد میں رفع قرآن کے اعتقاد پر ہی اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دی - کیا یہ تجاہل عارفانہ ہے ؟ یا کمال تعصب ؟ یا حق کے مقابلہ میں مبہوت ہو جانا ؟ کیا آپ مجھ کو اجازت دینگے کہ میں آپ کی اس جرح طویل میں سے جو آپ نے حضرت مرزا صاحب کے ارشاد رفع قرآن کی بنا پر فرمائی ہے - چند جملے آپ کی جانب ہی پھیر دوں - بقول عطائے شما بہ لقائے شما -

"یہ صریح وجود اسلام سے انکار ہے کیونکہ بلا شک و شبہ معدن اسلام قرآن ہی ہے"

اور یہی مدلول نبوت اور دلیل نبوت ہے اور جب بقول ایڈیٹر صاحب برہان کے قرآن زمین سے اٹھ گیا - تو اسلام بھی اٹھ گیا - نبوت رسول اللہ صلعم اٹھ گئی - پھر امام مہدی نائب اسکو آسمان سے لائینگے اور گویا اس مہدی کا ایک نیا دین ہے - قیامت تک ممکن نہیں کہ قرآن دنیا سے اٹھ جائے - قرآن دنیا سے جب ہی اٹھے گا جب دنیا ہی نہ رہے گی کیونکہ خدا اس کا حافظ و محافظ ہے - کون ہے جو اسکو مٹا دے یا بالکلیہ اٹھا دے - فی الحقیقت اس ادعا میں اس آیۃ کریمہ کی تکذیب ہے - انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون -"

البرہان جمادی الاول ۳۷ھ صفحہ ۳ و ۴

مسافر اگرہ کی قرآن دانی

اخبار مسافر اگرہ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۱۹ء میں ایک نوٹ بعنوان "روزہ سے موت" شائع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ بعض مقامات پر روزے کے سبب سے لوگ مر گئے اور اخیر میں لکھا ہے کہ :-

"قرآن شریف میں لگاتار ایک ماہ روزے رکھنے کا کہیں بھی حکم نہیں ہے - مگر افسوس ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں نہ قرآن ہی کی بات مانتے ہیں نہ کسی اور کی"

مسافر اگرہ کو قرآن دانی کا بڑا دعویٰ ہے - جسکی قلعی ہم پہلے بھی کئی بار کھول چکے ہیں - اور اب بھی اسی غرض کے لئے چند سطور لکھتے ہیں - اگر روزہ کی وجہ سے کوئی موت واقعہ ہوئی ہے تو مرنیوالوں کی اپنی غلطی اور اسلام سے ناواقفیت کی بناء پر ہوئی - اگر وہ اسلام سے واقف ہوتے - تو جو وقت ان کی حالت ایسی ہو چلی تھی کہ وہ روزے کی شدت کو برداشت نہیں کر سکتے تھے - اسوقت وہ مریض کی حد میں شامل تھے اور اگر وہ روزہ کھول دیتے تو ان پر کچھ گناہ نہیں تھا - اسلام تو ایسا آسان مذہب ہے - کہ اس نے ایسی عورت پر بھی جو بچہ کو دودھ پلاتی ہو یا حاملہ ہو - حالتیں روزہ فرض قرار نہیں دیا کہ مبادا اسے یا اسکے بچے کو کوئی نقصان پہنچے - پھر مریض کے لئے صاف حکم ہے کہ وہ حالت مرض میں روزہ نہ رکھے - پس جن لوگوں نے ایسی حالتیں روزہ رکھا اور اگر رکھا تھا تو اس کو سخت تکلیف میں افطار نکیا اور جان دیدی انہوں نے غلطی کی اور اسلام ان کی غلطی کا ذمہ دار نہیں ہے -

باقی رہا مسافر کا یہ کہنا کہ قرآن شریف میں لگاتار ایک ماہ کے روزوں کا کہیں حکم نہیں - اس سے اسکے دعوی قرآن دانی کی حقیقت بخوبی منکشف ہو جاتی ہے - تعجب ہے کہ یوں تو وہ قرآن کریم پر آئے دن تنقید کیا کرتا ہے - لیکن قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق اس کی ناواقفیت اور بے علمی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ اسے اتنا بھی علم نہیں کہ قرآن میں ایک مہینہ کے لگاتار روزے رکھنے کا حکم موجود ہے - حالانکہ یہ حکم نہایت صاف اور واضح الفاظ میں موجود ہے - چنانچہ سورہ بقر میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون کہ رمضان کا مہینہ جسمیں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور جسمیں ہدایت کے کھلے نشان ہیں اور جو حق و باطل میں فرق کرنیوالا ہے جو اس مہینہ کو پائے - اسپر فرض ہے کہ اس میں روزے رکھے - لیکن اگر اسمیں کوئی بیمار ہو یا اسکو سفر پیش آگیا ہو تو وہ اس کی بجائے دوسرے دنوں میں روزے رکھ لے - یہ اس لئے کہ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تکلیف نہیں چاہتا اور تم پورا کرو اس مدت کو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی کہ تم اس کے شکر گزار بندے بنو - اس آیت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۷ر جون سنہ ۱۹۱۹ء

سورۃ فاتحہ کے بعد آیت شریفہ یٰبنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ ط انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون تلاوت کر کے فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے احسانات بے شمار ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان اپنے بندے پر جو ہوتے ہیں۔ ان کا شمار کرنا کسی انسان کی طاقت کے اندر نہیں۔ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا خدا کی نعمتوں کو کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ ان گنت ہوتی ہیں۔ اور ان کا ذہن میں لانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کہ کیا کیا انعام اس کے اپنے بندے پر ہیں۔ بلکہ کو بھی ان بہت سے انعامات کا علم نہیں ہوتا۔ جو اللہ اپنے بندے پر کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بندہ جو بے شمار انعامات کا مورد ہوتا ہے۔ وہ خود بھی نہیں جانتا۔

ہزاروں امور بندے کے سامنے آتے ہیں۔ ان پر وہ حیرت کا اظہار کرتا ہے۔ جب کوئی انسان مصیبت میں پڑتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دیتا ہے۔ تو وہ خدا کے اس احسان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ لیکن لاکھوں دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی ہلاکت اور بربادی کے سامان اس کی نظر سے پوشیدہ پیدا ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ پردہ خفا میں ہی ان کو دور کر دیتا ہے اور اس کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ بیسیوں دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جہاں انسان بیٹھنے لگتا ہے۔ اس کے نیچے سانپ یا بچھو ہوتا ہے۔ اور وہ اسکو دیکھ کر پرے ہٹ جاتا اور اس کے ضرر سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ وہ اگر اس کے دل میں خدا کا خوف اور عظمت ہوتی ہے۔ تو وہ شکر گزار ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے اس ضرر سے بچا لیا۔ مگر بسا کبھی وہ رات کو زمین پر سویا ہوتا ہے۔ تو بارہا اس کے پاس سے سانپ اور قسم قسم کے موذی جانور گذر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اس پر مسلط نہیں ہونے دیتا۔ اور ان کے حملے سے بچا لیتا ہے۔ بہت دفعہ انسان بیمار ہوتا ہے اور اس کی حالت نہایت خطرناک ہو جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیدیتا ہے اور وہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے دوبارہ مجھے زندگی دی اور موت سے بچایا ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ اندر ہی اندر بیماریوں کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو دور کر دیتا ہے مگر انسان کو اس کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ پھر بعض دفعہ انسان کسی مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔ لوگوں کی جھوٹی تہمتیں اس کی ہلاکت کا باعث ہونے لگتی ہیں لیکن خدا اس کی بریت کرتا ہے۔ اگر یہ شکر گذار بندہ ہوتا ہے۔ تو لوگوں کے سامنے خدا کے اس احسان کا ذکر کرتا ہے کہ فلاں نے میرے متعلق یہ کیا اور میری خدا نے مجھے اس آفت سے بچا لیا۔ اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ جن سے خدا نے اسے بچا لیا۔ اور اس کے دشمنوں کو نقصان پہنچانے کی توفیق ہی نہ دی۔ لیکن اس کو اس کا کچھ بھی علم نہ ہوا۔ پھر بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص اس کو مارنے کے لئے ڈنڈا اٹھاتا۔ اور یہ اس کی زد سے بچ جاتا ہے۔ اگر یہ خدا کے احسان کی قدر کرنیوالا ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اگر وہ ڈنڈا میرے سر پر لگ جاتا تو میں مر جاتا۔ لیکن خدا نے اپنے فضل سے مجھے بچا لیا مگر اس کے دشمن اسکے مارنے کے لئے جو خفیہ کوشش کرتے ہیں مثلاً یہ کہ زہر دیدیں اور وہ زہر تیار بھی کر لیتے ہیں تو اس کو اُسسے خدا بچا لیتا ہے اور اس کا اسے پتہ بھی نہیں ہوتا۔

خفیہ انعام جن کا منعم علیہ کو بھی علم نہیں ہوتا۔

تو انسان جو شکر گذار ہوتا ہے وہ ان احسانوں کا شکریہ ادا کر سکتا ہے۔ جو اسے نظر آتے ہیں۔ یا جن کا اسے علم ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وہ بڑے بڑے احسان جن کی اُسے خبر بھی نہیں ہوتی۔ ان کا کہاں شکر ادا کر سکتا ہے۔ اور کس طرح ان کو شمار میں لا سکتا ہے۔ پس یہ کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرنا تو الگ رہا۔ ان کو گن ہی سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین نے بڑے بڑے مقدمات کئے۔ جنمیں سے ایک مارٹن کلارک کا مقدمہ تھا۔ گو وہ براہ راست قتل کا مقدمہ نہ تھا۔ لیکن ایسی تحریکات کے متعلق تھا جن کا نتیجہ قتل ہو سکتا ہے اسمیں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حق ظاہر ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود بری ہو گئے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے اس نشان اور انعام کے شکریہ میں ایک کتاب (کتاب البریہ) لکھی۔ لیکن کیا آپ کے خلاف آپکے دشمنوں نے یہی کوشش کی تھی۔ نہیں بلکہ جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا آپ کو آپکے دشمنوں نے سینکڑوں دفعہ قتل کرنے کی کوششیں زہر کے ذریعہ بھی۔ خنجر کے ذریعہ بھی یا اور مختلف ذرائع سے بھی کیں غرض بیسیوں دفعہ آپکے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ جنمیں کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ ان منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا رہا۔

پھر یہ تو وہ واقعات ہیں جو اگر پہلے نہیں تو اب دنیا کے سامنے آئے۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جو تا حال پوشیدہ ہیں۔ اور وہ بہت ہی زیادہ ہیں۔ کیونکہ جس طرح انسان کے وہ مقاصد تھوڑے ہوتے ہیں جنمیں وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کے بہت تھوڑے منصوبے ہوتے ہیں۔ جو دنیا کے سامنے آتے ہیں۔ لیکن خدا ہی ہے۔ جو اپنے بندوں کو ان خفیہ منصوبوں سے بچاتا ہے۔ اور بندے ان سے قطعاً واقف نہیں ہوتے۔

غرض خدا کے احسان جہانتک دیکھا جائے اسی کے علم میں ہوتے ہیں۔ کہ کس قدر وہ اپنے بندے پر کرتا ہے۔ ورنہ بندہ ان کو خیال میں بھی نہیں لا سکتا۔

ایسے فضلوں والے خدا سے بدظنی؟

ایسے احسان اور فضل کرنیوالے خدا کے متعلق اگر کوئی بدظنی کرتا یا اس کی رحمت سے کسی وقت مایوس ہوتا ہے۔ تو وہ اتنا بڑا جرم اور گناہ کرتا ہے۔ کہ جو کبھی معاف نہیں ہوسکتا۔ دیکھو اگر کوئی کسی پر جو ایک احسان کرے۔ اسکے احسان کی قدر نہ کیجائے۔ تو وہ آیندہ ایسے ناقدرے انسان پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ لیکن جس کے اتنے احسان ہوں کہ اس کو گنا ہی نہ جا سکے۔ اس کے احسانوں کی اگر ناقدری اور ناشکری کی جائے۔ تو ایسے شخص سے بڑھ کر کون مجرم ہوسکتا ہے ٭

ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہونا چاہیئے

مگر بہت لوگ ہیں جو خدا سے بہت جلد مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی رحمت اور فضلوں کا خیال نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا کی رحمت سے مایوس ہونے کو دین سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کے خوف کی وجہ سے دنیا میں دل نہیں لگاتے۔ مگر یاد رکھو محض خدا کے خوف کی اسلام تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ خدا کا خوف اور رجا دونوں ایک وقت میں ہونی چاہیئیں۔ اور اس کا نام ایمان رکھتا ہے ورنہ ایک وقت میں صرف خوف ہی خوف کفر ہے۔ اور خالی امید بھی کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ ہاں جب دونو ایک وقت میں انسان کے اندر جمع ہوں تب اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔ ورنہ اگر کوئی شخص ہر وقت حالت خوف میں رہتا ہے۔ اور خدا کے فضلوں کی امید نہیں رکھتا۔ تو وہ کفر کرتا ہے۔ اور .. خدا سے اس کے فضل کا اس رنگ میں امید رکھنا کہ اپنی غلطیوں اور گناہوں کے متعلق اس کی گرفت اور سزا سے بے خوف ہو جانا اور یہ خیال کر لینا کہ خدا اس سے کوئی گرفت نہیں کریگا۔ اور اس کے عذاب سے نڈر ہو جانا یہ گو کفر نہیں۔ لیکن کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ مؤمن ان دونوں حالتوں کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ وہ کبھی یہ وہم بھی نہیں کرتا کہ خدا کی رحمت اسے چھوڑ دے گی۔ اور نہ وہ کبھی اس طرح بے خوف ہوتا ہے۔ کہ میں خواہ کچھ بھی کرتا چلا جاؤں وہ مجھ کو معاف کر دیگا۔ پس ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے۔ جب کہ بندہ کے دل میں خدا کا خوف اور اس کی امید دونوں ہوتے ہیں۔ خدا نے ہرگز یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ تم ہر وقت مجھ سے خوف زدہ ہی رہو بلکہ یہ فرمایا ہے کہ خوف بھی رکھو۔ اور خواہ کتنی ہی بڑی مصیبت ہو۔ اس میں میری رحمت سے بھی مایوس نہ ہو۔ کیونکہ جو خدا کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ وہ یہ کہ جسطرح ایک شخص پر اگر کوئی ادنےٰ سا احسان کرے اور وہ اس کی قدر نہ کرے۔ تو پھر اسپر اس شخص کی طرف سے احسان نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب کوئی شخص خدا کے اتنے بڑے بڑے احسانات کے ہوتے ہوئے یہ کہے کہ اس نے مجھ پر کوئی احسان کیا ہی نہیں یا اب نہیں کرے گا۔ تو خدا ایسے شخص سے اپنے انعامات کو روک لیتا ہے۔ ہاں عام احسان تو اس کے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ یہاں انعام روکے جانے سے وہ انعام مراد ہیں۔ جو خاص ہوتے ہیں۔ کیونکہ عام احسان اس کی رحمت عامہ کا نتیجہ ہوتے ہیں مگر جو خاص انعام ہوتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ روک دیتا ہے۔

حضرت یعقوب کی نصیحت اپنے فرزندوں کو۔ کہ مایوسی کفر ہے۔

یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اس میں حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ اے میرے بیٹو! خدا کی رحمت سے ناامید اور مایوس نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے مایوس کافر ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مایوس کافر ہوا کرتا ہے۔ اور مؤمن کا کسی حالت میں بھی مایوس ہونا ممکن نہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص مؤمن ہو۔ اور خدا کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔

درحقیقت مایوسی ایسی خطرناک مرض ہے کہ مایوس ہونیوالے دین و دنیا دونوں میں ناکام رہتے ہیں۔ لیکن جو مایوس نہ ہوں۔ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں مایوس نہ ہونیوالے کی ایک مثال۔

جس سال میں نے امتحان (انٹرنیس) دیا تھا۔ اسی سال ایک ہندو نے بی اے کا امتحان دیا تھا۔ اور اس کا بیٹا بھی اسی سال بی اے کے امتحان میں شامل ہوا۔ اور اس شخص نے متواتر چھ سال تک امتحان دیا۔ مگر ناکام ہوا۔ آخر ساتویں سال کامیاب ہوگیا ان سات سالوں میں ایک دفعہ بھی وہ مایوس نہیں ہوا یہ تو دنیاوی طور پر مایوس نہ ہونے کی ایک مثال ہے

دین میں مایوس نہ ہونیوالے کی ایک مثال

اسی طرح ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے بیس برس تک دعا کی اور نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ ان کا ایک مرید آیا۔ اور ان کے پاس ٹھہرا۔ رات کو جب حسب معمول انہوں نے دعا کی۔ تو جواب ملا کہ تیری دعا منظور نہیں ہوسکتی۔ مرید نے بھی اس آواز کو سن لیا۔ اور بہت حیران ہوا۔ لیکن ادب سے خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر انہوں نے دعا کی۔ اور جواب ملا کہ تو خواہ کچھ کرے۔ تیری دعا منظور نہیں ہوسکتی۔ مرید دوسرے دن سنکر اور بھی حیران ہوا لیکن پھر بھی ادب کے باعث خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر ان بزرگ نے دعا کی۔ اور وہی جواب ملا اب تو وہ مرید خاموش نہ رہ سکا۔ جی میں تو کہا۔ ہم تو ان کو بزرگ مانتے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ خدا کی درگاہ میں ان کی کچھ قدر نہیں ہے۔ اور اُس نے ان سے کہا کہ میں تین دن سے سن رہا ہوں۔ آپ کو یہی جواب ملتا ہے۔ کہ تمہاری دعا قبول نہیں ہوسکتی پھر آپ کیوں دعا مانگتے ہیں۔ پہلے دن آپ کو یہی الہام ہوا۔ دوسرے دن بھی ہوا۔ اور پھر تیسرے دن بھی ہوا۔ آپ دعا کرنے سے باز کیوں نہیں آتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے بیوقوف تو تین دن میں ہی گھبرا گیا۔ میں تو بیس سال سے متواتر یہی جواب سن رہا ہوں۔ میں نہیں گھبرایا۔ کیونکہ مانگنا میرا کام ہے اور دینا خدا کا۔ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور میں اپنے کام کا ذمہ وار۔ میں محتاج ہوں کہ اس سے مانگوں۔ اور وہ مختار ہے کہ قبول کرے یا نہ کرے۔ پس وہ اپنا کام کرتا ہے۔ میں اپنا۔ تو اس میں دخل دینے والا

کون ہے۔ لکھا ہے کہ اس کے بعد جب اس بزرگ نے دعا کی تو الہام ہوا کہ چونکہ تو میری رحمت سے مایوس نہیں ہوا۔ اس لئے تو نے بیس برس میں جتنی دعائیں کی ہیں وہ سب کی سب قبول کر لی گئی ہیں ۞

خدا کی رحمت کی مثالیں ہر شخص کے لئے موجود ہیں

یہ تو مثال ہے زید و بکر کی۔ لیکن ہر شخص کے لئے اس کی اپنی ذات میں ہزاروں اور لاکھوں مثالیں ہیں۔ مگر افسوس کہ لوگوں کو یاد نہیں رہتیں۔ اگر وہ غور کرینگے تو دیکھیں گے کہ خدا نے کئی بار عین ناامیدی کی حالت میں انہیں امید کی جھلک دکھائی۔ ناکامیوں میں کامیابی کی راہ بتائی جب تمام دنیاوی سامان منقطع ہو گئے تھے۔ اسوقت اپنی تجلی دکھائی۔ اور یہ مثالیں کافی سے زیادہ ہر شخص کو ملینگی۔ مگر باوجود اسقدر مثالوں کے لوگ خدا کی رحمت سے مایوس ہی ہو جاتے ہیں۔ کوئی بلا آتی تو خیال کر لیتے ہیں کہ یہ تو اب ہمارا کام ہی تمام کر دیگی۔ اور وہ خدا کی رحمت سے غافل ہو جاتے اور باوجود خدا کے بے شمار احسانات کو اپنے وجود پر مشاہدہ کرنے کے خدا کی رحمت کو بھول جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اگر خدا کی قہری تجلی ان کی آزمائش کے لئے آتی ہے۔ تو بھی وہ اپنی رستگاری سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور جب صرف امید ہی امید کرتے ہیں۔ تو بھی خدا کے احسانات کو بھلا دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ انعامات سے محروم کر دئے جاتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ کامیاب وہی ہوتا ہے جو دونوں حدوں کے درمیان رہتا ہے ۞

مایوس ہونے والا کامیاب ہوتا ہے

مجھے اس وقت خوف کے متعلق کچھ بیان نہیں کرنا بلکہ میں مایوسی کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سو یاد رکھو کہ مایوس نہ ہونے کا گر اللہ تعالےٰ نے ایسا تعلیم کیا ہے کہ اس کی وجہ سے انسان ہر میدان میں کامیاب ہو سکتا ہے ہماری جماعت کے ایک مخلص آدمی ہیں۔ جو ایم۔ اے ہیں۔ اور عربی میں بھی بہت قابل ہیں۔ وہ کئی سال سے ایک بیماری میں مبتلا تھے اور کسی کام کے کرنے کے قابل نہ رہے تھے۔ آخر وہ گھبرا گئے اور انہوں نے مجھے لکھا کہ اب میں اسی حالت تک پہونچ گیا ہوں کہ اسکو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں اپنی ملازمت کو چھوڑ کر اپنے گھر بیٹھ جاؤں گا۔ میں نے ان کو اس وقت خط لکھا۔ جسمیں تحریر کیا۔ کہ میں آپ کو ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ اگر آپ اسپر عمل کرینگے۔ تو انشاء اللہ ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور وہ یہ کہ سوتے وقت کثرت سے اس آیت کو پڑھیں اور دل میں جگہ دیں کہ لا تایسوا من روح اللہ انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکفرون۔ پھر دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہے اسپر جب انہوں نے عمل کیا تو آرام ہو گیا۔ اور اب عمدگی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اور اگر بالکل نہیں تو بہت حد تک ان کی تکلیف [illegible] ہو گئی ہے تو یہ آیت ان کے لئے شفا کا موجب ہو گئی۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ قرآن کی آیتیں ٹونے کی طرح ہیں۔ بلکہ یہ اس لئے ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے اور ان کے مضامین کو اپنے دل میں جگہ دی جائے بات یہ ہے کہ قدرت نے امید میں اس قسم کے سامان رکھے ہیں کہ اگر انسان مایوس نہ ہو تو کامیابی کے ذرائع پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور قدرت نے انسان کے وجود میں ایسی طاقتیں رکھی ہیں کہ جو تمام روکوں کو دور کر دیتی ہیں اگرچہ ہم نہیں جانتے۔ کہ وہ کیا ہیں۔

مایوس ہونے کے دو نتیجہ

دیکھو۔ مایوس نہ ہونے سے دو نتیجہ حاصل ہوتے ہیں ایک دینی دوسرا دنیاوی۔ دنیا میں قاعدہ ہے کہ انسان جسپر سہارا لگاتا ہے۔ وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ پس اگر خدا جو سب سے بڑھ کر محسن ہے۔ اگر اسپر انسان کو بھروسہ ہو تو پھر کیسے ضائع ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ دو قسم کے گداگر ہوتے ہیں۔ ایک نرگدا اور دوسرے خرگدا۔ نرگدا تو وہ ہوتے ہیں۔ جو کسی دروازے پر جاتے ہیں اور صدا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے کچھ دیدیا تو لے لیا۔ ورنہ اگلے دروازے پر چلے گئے۔ لیکن خرگدا وہ ہوتے ہیں۔ کہ جب تک انکو کچھ دیا نہ جائے وہ ٹلتے ہی نہیں گھر والے گالیاں دیتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں۔ مگر وہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور اس وقت تک دروازہ سے ہلتے نہیں۔ جب تک کہ کچھ لے نہ لیں خواہ راکھ کی چٹکی ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ بندہ سے اس طریق سے مانگنا شرک ہے۔ لیکن خدا کے آگے بندے کو اسی قسم کا فقیر بننا چاہیئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ضرور میری دستگیری کرے گا اور مجھے خالی نہیں رہنے دیگا۔ اور حق یہی ہے۔ کہ اتنی بڑی درگاہ سے کوئی انسان خالی رہ ہی نہیں سکتا۔ پس اگر ایک اس قسم کی بھی مصیبت ہو کہ جو اس شخص کی ذات میں کچھ نقائص کی وجہ سے ہو۔ تو اللہ تعالےٰ ان نقائص کو بھی دور کر سکتا ہے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے ہر قسم کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔ پس جب انسان کو یہ یقین ہو جائے تو وہ ناکام نہیں ہوتا۔ ہاں اس کو اس بات پر پورا پورا ایمان ہونا چاہیئے کہ جس خدا نے مجھے دیا ہے۔ اور جس سے میں مانگتا ہوں وہ دے سکتا ہے۔ اور میری کمزوریوں کو دور فرما سکتا ہے وہ گرتے کو سنبھال سکتا ہے اور وہ میرے سامان کے لئے سامان مہیا کر سکتا ہے۔ جب ایسا ایمان حاصل ہو تو خدا تعالےٰ ضرور کامیاب کر دیتا ہے ۞

کسی پر بھروسہ کرنیوالے کا انعام

روس کا ایک قصہ ہے کونٹ ٹالسٹائے ایک بہت بڑا امیر تھا۔ اور آج کل روس میں بغاوتوں کا جو سلسلہ چلا ہوا ہے۔ اس کا بانی مبانی اسی کو سمجھا جاتا ہے۔ وہ ہمارے سلسلہ سے بھی واقف تھا مفتی صاحب نے اس کو کتابیں بھیجیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختصر حالات لکھے تو اس نے جواب میں لکھا کہ آپ کی تعلیم مجھے پسند ہے۔ لیکن مسیح کے بے باپ پیدا ہونے پر آپ کو زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اگر خداوند کی ماں نے گناہ کیا تو اس سے خداوند یسوع مسیح پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ پس اس کا باپ تھا۔ اس کے اجداد کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ جس سے ان کو کونٹ کا خطاب ملا تھا۔ اس کے مورث اعلےٰ کا نام ٹالسٹائے تھا۔ اور وہ روس کے

شہنشاہ کے ہاں دربان تھا۔ ایک دفعہ شہنشاہ نے اسے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میرے کمرے میں کسی کو نہ آنے دو۔ اور نہ کسی کے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ پہرہ دے رہا تھا کہ شاہی خاندان کا ایک شہزادہ آیا۔ اور اس نے اندر جانا چاہا۔ ٹالسٹائے نے اس کو روک دیا۔ شہزادے نے کہا کہ تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ اس نے کہا ہاں میں جانتا ہوں۔ آپ شاہی خاندان میں سے ہیں۔ اس نے کہا۔ پھر مجھے کیوں روکتے ہو۔ اس زمانہ میں روس کے قواعد کے ماتحت شہزادوں کے لئے اجازت کی ضرورت نہ ہوتی تھی جب چاہیں شہنشاہ کے ہاں آ جا سکتے تھے۔ ٹالسٹائے نے کہا کہ میں آپ کو شہنشاہ کے حکم کے ماتحت روکتا ہوں۔ اس نے سنکر برا منایا کہ یہ عام آدمیوں میں سے ہوکر مجھے جو شاہی خاندان سے ہوں کیوں روکتا ہے روس میں شہزادے عوام سے بہت امتیاز رکھتے تھے۔ جب ٹالسٹائے نے اسکو روکا۔ تو اس نے کوڑا مار کر کہا کہ ہٹ جاؤ۔ وہ ہٹ گیا۔ لیکن جب شہزادہ اندر جانے لگا۔ تو اس نے آگے بڑھ کر کہا۔ کہ میں آپ کو اندر نہیں جانے دوں گا۔ شہزادے نے کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ ہٹ جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں ہٹ گیا تھا۔ لیکن چونکہ آپ اندر جانے لگے ہیں۔ اور اندر جانے سے بادشاہ نے روکا ہوا ہے۔ اس لئے میں آپ کو اندر نہیں جانے دیتا۔ شہزادے کو اس پر اور زیادہ طیش آیا۔ اور اس نے ٹالسٹائے کو خوب مارا۔ وہ سر جھکائے کھڑا مار کھاتا رہا۔ جب شہزادے نے خیال کیا کہ اب یہ درست ہو گیا ہو گا۔ لیکن جب اس نے پھر اندر جانا چاہا۔ تو ٹالسٹائے نے پھر روک دیا اس پر شہزادے کو بہت ہی غصہ آیا۔ پھر وہ مارنے لگا بادشاہ نے ابتدا میں ہی شور سن لیا تھا۔ اور جو کچھ ہو رہا تھا اسے کسی پوشیدہ مقام سے دیکھتا رہا تھا۔ اس موقعہ پر اس نے آواز دی۔ کون ہے؟ اور یہ کیا ہو رہا ہے شہزادے نے غصے سے کہا کہ میں اندر آنا چاہتا ہوں لیکن یہ غلام مجھے روکتا ہے۔ اور اندر نہیں آنے دیتا اس لئے میں اسے مارتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے ادھر آؤ۔ جب وہ گیا تو کہا تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ اس نے کہا۔ حضور میں جانتا ہوں۔ یہ شاہی خاندان کا ممبر ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ شاہی خاندان کے ممبروں کو اندر آنے کی اجازت ہے۔ جواب دیا کہ ہاں پوچھا۔ پھر کیوں تم نے اسے اندر آنے سے روکا۔ اس نے کہا۔ اس لئے کہ وہ بادشاہ جس نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ اسی نے مجھے اب حکم دیا تھا۔ کہ کسی کو اندر نہ آنے دوں۔ بادشاہ نے شہزادے کو کہا کہ تمہیں اس نے کہا تھا کہ میں بادشاہ کے حکم سے روکتا ہوں۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ بادشاہ نے کہا پھر تم کیوں نہ رکے۔ اس نے کہا مجھے ہر وقت اندر آنے کی اجازت ہے۔ بادشاہ نے کہا بیشک تمہیں عام حالات میں اندر آنے کی اجازت ہے۔ لیکن اب جبکہ میں نے خاص طور پر روکا تھا تو پھر تم کیوں نہ رکے۔ اس کے بعد بادشاہ نے ٹالسٹائے کو کہا۔ ٹالسٹائے اس نے تمہیں اسلئے مارا ہے کہ تم نے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی۔ اچھا اب تم اسی کوڑے سے اسے مارو۔ شہزادے نے کہا کہ میں فوج میں فلاں عہدہ رکھتا ہوں قاعدہ کے مطابق اس عہدے والے کو ایک سپاہی نہیں مار سکتا۔ ہم مرتبہ ہی سزا دے سکتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ ٹالسٹائے میں تمہیں وہی عہدہ دیتا ہوں۔ جو اسکو حاصل ہے۔ پھر شہزادے نے کہا کہ یہاں کے شہزادوں کو کوئی اسوقت تک سزا نہیں دے سکتا جب تک کہ خود نواب نہ ہو۔ زار نے کہا میں زار روس ٹالسٹائے دربان کو آج کونٹ بناتا ہوں سو ٹالسٹائے اب مارو۔ پھر اس نے اسے اسی کوڑے سے مارا ؎

مایوس ہونیوالے کے رستہ سے عام روکیں اٹھا دیجاتی ہیں

اس طرح وہ دربان نواب بن گیا۔ اور اس کے رستہ میں شہزادہ کو سزا دینے کے لئے جو روکیں حائل تھیں وہ ہٹا دی گئیں۔ کیونکہ اس نے اپنے بادشاہ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی۔ اسی طرح خدا کے لئے جو فرمانبرداری اختیار کرتا ہے اس کے راستہ میں اگر روکیں بھی ہوں۔ تو خدا وہ تمام روکیں دور کر دیتا ہے۔ اور اگر کسی مدعا کے حصول کے لئے دولت کی ضرورت ہو تو وہ دولت دے دیتا ہے۔ اگر زمین کی ضرورت ہو تو زمین دے دیتا ہے۔ اگر مال عزت اور رتبہ کی ضرورت ہو تو یہ عطا کر دیتا ہے۔ اور اگر دینی ضروریات میں ولی بنانے کی ضرورت ہو۔ تو ولی بنا دیتا ہے۔ اگر صدیق بنانے کی ضرورت ہو تو صدیق بنا دیتا ہے۔ اگر شہیدوں میں سے بنانے کی ضرورت ہو تو شہید بنا دیتا ہے۔ اور سب سے آخر اگر نبی بنانے کی ضرورت ہو تو نبی بھی بنا دیتا ہے۔ کیونکہ نبی خدا ہی بنایا کرتا ہے تو جسقدر بھی نقائص انسان میں ہوں۔ خدا اپنے فضل اور رحمت سے ان سب کو دور کر دیتا ہے۔ پس ہر وقت اور ہر گھڑی خدا پر بھروسہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کی رحمت سے کبھی مایوس اور بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا وہ تمام سامان پیدا کر دیتا ہے۔ جو انسان کی ترقی اور کامیابی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا جو انعام دیتا ہے۔ وہی ان کے حصول کے سامان بھی عنایت کرتا ہے ؎

مایوسی ہلاکتوں کی جڑ ہے

یہ تو روحانی طور پر تھا۔ جسمانی طور پر بھی یہی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قسم کے سامان رکھے ہیں جن کو ہم نہیں جانتے۔ لیکن یہ جانتے ہیں۔ کہ اگر مایوسی ہو۔ تو انسان کامیاب نہیں ہوتا۔ اور اگر مایوس نہ ہو تو ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں یا انسان کے جسم میں ہی اس قسم کے تغیرات رونما ہو جاتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسوقت اگر اسے جسمانی طاقت کی ضرورت ہو تو وہ دیدیتا ہے۔ اگر حافظہ کمزور ہو تو اسے قوی کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اور جس بات میں کمی یا نقص ہو۔ اس کو پوری طاقت اور قوت دیدیتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی رحمت پر امید رکھنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی کے نتیجہ میں اس قسم کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی کا دوسرا نام مسمریزم اور توجہ رکھا گیا ہے۔ جن مریضوں کا یہ خیال ہو کہ ہم تندرست نہیں ہو سکتے۔ اور وہ اپنی صحت سے مایوس

ہوجاتے ہیں۔ ان کو صحت نصیب نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو خدا تعالےٰ سے ناامید ہوجاتے ہیں۔ وہ اپنے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہاں جب انسان خدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ زمین و آسمان کو اس کی تائید کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ دنیا میں جتنی وبائیں پڑتی ہیں۔ ان کی ایک وجہ مایوسی ہوتی ہے۔ چنانچہ انہی دنوں ایک عام بخار تھا جس کو قحط بخار کہا جاتا ہے۔ اس میں جو لوگ زیادہ مرے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کو روٹی نہیں ملتی تھی۔ بلکہ بنا دیہ تھی کہ آئندہ کے متعلق ان کو قحط کو دیکھکر جو مایوسی اور ناامید ہوگئی تھی۔ اس نے ان کے جسم کو مرض کے قبول کرنے کے قابل بنا دیا تھا۔ ورنہ ان میں سے اکثر ایسے لوگ بھی تھے۔ جو آسودہ حال یا کم از کم دونوں وقت پیٹ بھر کے کھانا کھانے کی مقدرت رکھتے تھے۔ اسی طرح اور سینکڑوں بیماریاں ہیں جن کا باعث مایوسی ہوتی ہے۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اب ہم کیا کرینگے۔ اب کیا ہوگا۔ بھوک سے مر جائینگے۔ حالانکہ جس وقت وہ یہ خیال کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے پاس کھانے کو موجود ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں جب انفلوئنزا پھیلا۔ تو اسمیں زیادہ مسلمان مرے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمان چونکہ زیادہ غریب ہیں۔ اسواسطے انہیں اپنی آئندہ حالت کے متعلق زیادہ مایوسی لاحق ہوئی۔ اور ان کے جسموں نے اس مرض کو زیادہ قبول کیا۔ اور وہ ہندوؤں کے مقابلہ میں زیادہ مرے۔ پھر اس سے یورپین لوگ زیادہ مرے۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ یورپ میں چار سال جنگ رہا۔ اس سے ہر ایک سلطنت کو یہی خیال تھا کہ ہماری حکومت گئی۔ اس لئے وہاں کے لوگوں کو جنگ کے صدمات نے بیماری قبول کرنے کے لئے تیار کر دیا تھا۔ پس قحط اس کا باعث نہیں ہوا۔ بلکہ وہ مایوسی اس کا باعث ہوئی۔ جو قحط کے خیال سے پیدا ہوگئی۔ کیونکہ قحط نے ان سب لوگوں کی جو اس سے مرے۔ یہاں تک حالت نازک نہیں کر دی تھی۔ کہ وہ بھوکوں مر گئے ہوں۔ اگر اس طرح مرے ہیں۔ تو بہت تھوڑے۔ مگر ایک مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ اس قسم کی مایوسیوں کا شکار ہو۔ وہ ہر وقت اور ہر حالت میں خدا سے امید رکھتا ہے۔ پس مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ مایوس کافر ہوتا ہے۔ اور نہ مومن کو محض امید ہی امید ہوتی ہے۔ بلکہ مومن میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ اول فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود بھی فرماتے تھے بلکہ سب کے سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ خدا کے غضب سے ڈرو۔ مگر اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ محض خوف کفر ہے ایک ایسا شخص جسے ہر وقت یہی خیال ہو کہ خدا مجھے ہرگز نہیں چھوڑے گا۔ ضرور سزا دیگا یا اور کسی امر کے متعلق مایوسی کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے وہ اس کی رحمت کو بھول جاتا ہے۔ مگر تم یاد رکھو کہ کوئی بڑے سے بڑا سانحہ تمہیں مایوس نہ کرنے پائے۔ تم ہمیشہ یہ یقین رکھو کہ خدا ہے۔ اور اس کی رحمت ہر مصیبت سے تمہیں نجات دے سکتی ہے۔ پس کوئی آفت نہ ہو۔ جو تمہیں مایوس کر سکے۔ کوئی تکلیف نہ ہو۔ جو تمہیں ناامید کر سکے۔ کوئی دکھ نہ ہو۔ جو تمہیں نا امید کر سکے۔ تمہارا اس خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ جو ہر ایک بڑی سے بڑی مصیبت اور روک کو دور کر سکتا ہے۔ اگر تم یہ بات یاد رکھو۔ تو تمہارے راستہ میں اگر مصائب کے پہاڑ بھی آجائیں۔ تو وہ دور کر دیئے جائینگے۔ تمہیں ہر مقصد اور مدعا میں کامیابی نصیب ہوگی ؂

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت پر رحم کرے اور اسی نقطہ ایمان پر کھڑا کرے۔ جب ایسا ایمان حاصل ہو جائیگا۔ تو خدا اپنی اصلی معرفت اور اپنی اصلی شان کے ساتھ تمہیں نظر آجائے گا۔

(اتنا فرما کر حضور بیٹھ گئے۔ جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا)

میں نے مایوسی کے متعلق بتایا ہے کہ یہ ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ جس مریض کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ میں نہیں بچوں گا۔ وہ نہیں بچ سکتا۔ ڈاکٹر اپنی کتابوں میں اس کو موت کی علامتوں میں سے ایک علامت بتاتے ہیں چونکہ انہوں نے علم النفس یعنی وہ علم جس سے قلبی کیفیات معلوم ہوتی ہیں۔ نہیں پڑھا ہوتا۔ کہ جذبات کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اسلئے انہوں نے اس کو علامت قرار دیدیا۔ ورنہ یہ علامت نہیں یہ خیال ہی جو کہ مایوسی ہے۔ ان کی موت کا باعث ہوتا ہے ؂

18

عہد نامۂ صلح پر دستخط کرنے کی رسم کس طرح ادا ہوئی

دستخط کرنے کی رسم قلعہ وارسیلز کے مرکزی شاندار ایوان میں ادا کی گئی جس کی دیواریں آئینہ وار سجائی گئی تھیں۔ اور ان پر فنون لطیفہ کی حیرت انگیز یادگاریں بتوں اور تصویروں کی صورت میں آویزاں تھیں۔ اس کمرہ کے مرکز میں ایک بلند چبوترہ پر اراکین مصالحت کی نشستگاہ نہایت مرصع انداز سے تعمیر کی گئی تھی۔ اس کمرہ کے سرے پر ... ۷۰ ممتاز اشخاص بیٹھے تھے جنہیں ملکی مدبر اور بحری اور فوجی حکام شامل تھے۔ دوسرے سرے پر کچھ خواتین بھی موجود تھیں۔ اور اسی تعداد میں اخبار نویس بھی رونق افروز تھے۔ یہ نظارہ جسقدر شاندار تھا۔ اتنا ہی سنجیدہ تھا۔ اتحادی نمائندے سب سے پہلے تشریف لائے۔ اسکے بعد جرمن نمائندے ہر مولر وزیر امور خارجیہ اور ہر بیل وزیر صیغہ آمد و رفت آئے۔ ان نمایندوں نے پہلے سے منظور کر لیا تھا کہ اگر ان کے شکست یافتہ ملک کی طرف سے اور نمائندے حاضر نہوئے تو وہ خود ان کا حق نیابت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں تمام کمرہ کھچا کھچ بھر گیا۔ اور تین بجکر ۸ منٹ گذرنے پر موسیو کلیمنشیو نے اجلاس کا افتتاح کیا۔ فرانس کے معمر وزیر اعظم نے مختصراً یہ کہا کہ متحدہ اور مشترکہ سلطنتیں صلحنامہ پر دستخط ہونے کی تمام شرائط کے بارہ میں متفق الرائے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہا کہ سب کو ان شرائط پر وفاداری اور عقیدت کے ساتھ عمل پیرا ہونا چاہیئے موسیو کلیمنشیو نے اسکے بعد جب جرمن جمہوریہ ممبروں کو دستخط کرنیکے لئے بلایا۔ عین اسوقت جرمنوں کی طرف سے ایک عجیب و غریب صدا خلل انداز ہوئی۔ یعنے سلطنت، سلطنت کی آواز چیخ کی صورت میں اٹھی۔ موسیو کلیمنشیو نے الفاظ کو درست کیا اسپر جرمن فوراً اٹھے۔ اور انہوں نے تین بجکر ۱۲ منٹ پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے ؂

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کیگئی پھر بعض دفعہ بیعت کرنیوالوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں - دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے - اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے - (ایڈیٹر)

بقیہ ماہ فروری ۱۹۱۹ء

نمبر	نام	پتہ
۵۸۴	برکت بی بی	ریاست پٹیالہ
۵۸۵	خیر الدین صاحب	" "
۵۸۶	عبد الحمید صاحب	" "
۵۸۷	عطاء محمد صاحب	" "
۵۸۸	مسماۃ جیوناں	" "
۵۸۹	عمر الدین صاحب	ضلع جالندھر
۵۹۰	اہلیہ حیات محمد صاحب	" لائلپور
۵۹۱	امام الدین صاحب	" گورداسپور
۵۹۲	چودہری نواب خان صاحب	" سیالکوٹ
۵۹۳	قطب الدین صاحب	" انبالہ
۵۹۴	الٰہی بخش صاحب خیاط	" میرٹھ
۵۹۵	فضل الدین صاحب	" گورداسپور
۵۹۶	شیخ مولا بخش صاحب	کلکتہ
۵۹۷	فضل احمد صاحب	" گوجرانوالہ
۵۹۸	بلندا	" "
۵۹۹	محمد الدین صاحب	" "
۶۰۰	چودہری خیر الدین صاحب	" سیالکوٹ
۶۰۱	اہلیہ چودہری قدر داد صاحب	" "
۶۰۲	اہلیہ نبی بخش صاحب	" "
۶۰۳	میاں اسمٰعیل صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۶۰۴	علی بٹ صاحب	کشمیر
۶۰۵	علی اکبر صاحب	" ہوشیارپور
۶۰۶	محمود حسن صاحب	ریاست پٹیالہ
۶۰۷	حفصہ بی بی	ضلع لاہور
۶۰۸	رقیہ بی بی	" "
۶۰۹	کرم الدین صاحب	" جالندھر
۶۱۰	عبد الرحیم صاحب	" "
۶۱۱	جان محمد صاحب	" "
۶۱۲	اسمٰعیل صاحب	" "
۶۱۳	آسیہ بی بی	" "
۶۱۴	اکبر علی صاحب	" گورداسپور
۶۱۵	محمد احمد علی یوسف صاحب	کلکتہ
۶۱۶	دین محمد صاحب	لاہور
۶۱۷	فضل کریم صاحب	"
۶۱۸	شیخ فرید الدین صاحب	کلکتہ
۶۱۹	ڈاکٹر شیخ امید علی صاحب	"
۶۲۰	سید احمد صاحب	بانکے پور
۶۲۱	عزیز خان صاحب	کلکتہ
۶۲۲	محمد حسن صاحب	مالابار
۶۲۳	حامد صاحب	"
۶۲۴	احمد سعید صاحب	میسوپوٹیمیہ
۶۲۵	رحیم بخش صاحب	لاہور
۶۲۶	سید ہلال علی صاحب	ضلع کشور گنج
۶۲۷	صورت علی صاحب	" "
۶۲۸	لعطے من افا بی بی	" "
۶۲۹	نور خان صاحب	" "
۶۳۰	مرزا عبد الغفور بیگ صاحب	" کیمبل پور
۶۳۱	محمد ابراہیم صاحب	نظام سٹیٹ
۶۳۲	چودہری حسن محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۳۳	اہلیہ " " "	" "
۶۳۴	اللہ دتہ صاحب	" "
۶۳۵	بنت چودہری حسن محمد صاحب "	" "
۶۳۶	عبد المالک صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۳۷	محمد واجد علی صاحب	علاقہ نظام دکن
۶۳۸	محمد گل صاحب	ضلع جہلم
۶۳۹	عبد اللہ موسیٰ صاحب	رنگون
۶۴۰	محمد حسین صاحب	سیالکوٹ
۶۴۱	نظام الدین صاحب	ضلع گورداسپورہ
۶۴۲	جھنڈا	" "
۶۴۳	مولوی امیر الدین صاحب	" "
۶۴۴	اہلیہ حسین بخش صاحب	" "
۶۴۵	اہلیہ کرم الدین صاحب	" "
۶۴۶	محمد جمیل صاحب	" "
۶۴۷	اہلیہ نظام الدین صاحب	" "
۶۴۸	اہلیہ رحیم بخش صاحب	" "
۶۴۹	اہلیہ دین محمد صاحب	" "
۶۵۰	اہلیہ خادم حسین صاحب	" جالندھر
۶۵۱	نظام الدین صاحب	لکھنؤ
۶۵۲	" اہلیہ "	"
۶۵۳	غلام حسن صاحب	"
۶۵۴	محمد حسین صاحب	"

(باقی آیندہ انشاء اللہ)

احمدیہ ڈبل کمپنی کے لئے بھرتی کی تحریک

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جیسی کہ امید تھی - احمدیہ ڈبل کمپنی کے لئے بھرتی کا کام عمدگی سے ہو رہا ہے - اور اسوقت تک ۳۸۸ اصحاب اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ تعداد قادیان کے اصحاب کی ہے - امید ہے کہ بیرونی اصحاب میں سے بھی لوگ جو اپنے آپ کو فوجی خدمت کے لئے موزون سمجھتے ہیں بہت جلدی اپنے آپ کو پیش کرینگے - احباب کو یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے - کہ یہ کارروائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت کی جا رہی ہے -

اشتہارات

از پیشگاہ جناب میرزا عبداللطیف خان صاحب اڈیشنل منصف صاحب درجہ دوم پشاور

(اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰)

دوکان میاں محمد قصوق قادر در پل پختہ - شہر پشاور بنام غلام حسین سابق مینیجر اور نیشنل بنک حال قصور ضلع لاہور

دعوے مالعہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ عمداً سمن کی تعمیل سے گریز کرتا ہے اور روپوش رہتا ہے۔ اب عدالت میں تاریخ پیشی ۱۴/۷/۱۹ کو مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کے مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ اصالتاً یا بذریعہ وکیل یا مختار کے تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہو کر اپنے مقدمہ کی پیروی اور جوابدہی نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تحریر ۲۶/۶/۱۹

دستخط منصف صاحب — مہر عدالت

اشتہار محکمہ نائب نظامت دوم باجلاس مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب منصف درجہ اول سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

(بموجب آرڈر ۵ عنہ ۲ ضابطہ دیوانی)

ڈھلو پسر کاہنا ذات جٹ ساکن موضع اسد اللہ پور بنام بدن سنگھ ولد چندو و جیوا سکنہ ایضاً علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ

دعوے مالعہ کلدار

مقدمہ مندرجہ عنوان میں کئی مرتبہ مدعا علیہ کے نام سمن جاری ہوئے۔ مگر وہ نہ ملا۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور وہ روپوش و بے پتہ ہو رہا ہے۔ لہذا بہ تقرر ۱۵ر جولائی ۱۹۱۹ء بذریعہ اشتہار اطلاع دیجاتی ہے کہ مدعا علیہ حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے۔ بصورت دیگر کارروائی مطابق قانون ہوگی۔

۲۸ر جون ۱۹۱۹ء

دستخط - محمد نواب خان ثاقب
نائب ناظم منصف درجہ اول

سامان ورزش کیلئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کی خدمت میں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ ہاکی فٹبال ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت بیس سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہا ہے۔ لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم یا کسی اور جگہ جہاں سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں۔ ان کی خصوصاً دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے۔ قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

جناب من! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپ کے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و فٹبال کی متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں جو سامان ورزش بنا کر بھیجتے رہے ہیں بلحاظ قیمت و خوبی ساخت کے مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے۔ آپ کا صادق محمد الدین ہیڈ ماسٹر از قادیان۔ مکمل فہرست حسب فرمائش مفت بھیجی جاویگی۔

پتہ صرف نظام اینڈ کو۔ سیالکوٹ شہر

متلاشیان روزگار کو مژدہ

ہم کو علاقہ پنجاب کے مشہور و معروف مقاموں پر اپنی تجارت موجودہ کی ایک ایک دوکان قائم کرنا ہے۔ جس کے لئے ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے۔ جو معمولی اردو اور حساب کتاب میں مہارت رکھنے کے علاوہ محنتی جفاکش ہوں تنخواہ دس سے پندرہ روپے دیجاوے گی۔ اور اپنی معتبری کی تصدیق کسی معزز احمدی یا مقامی انجمن کے سکرٹری سے کرا سکتے ہیں۔

ہم کو مقام یادگیر ریاست نظام میں ایک جدید کارخانہ چرمی قائم کرنا ہے۔ جس کے لئے زین۔ ساز۔ بوٹ شوز وغیرہ چمڑا رنگنے والے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے ہمراہ درخواست سارٹیفکیٹ آنا چاہیئے احمدیوں کو ترجیح دی جاوے گی۔ ہم کو حجام اور دھوبی کی ضرورت ہے۔ جو یادگیر آکر کام کرے۔ احمدیوں کو ترجیح دی جائیگی۔

المشتہر

مینیجر کارخانہ جات شیخ حسن صاحب احمدی

مقام یادگیر جی۔ آئی۔ پی ریلوے ضلع گلبرگہ شریف

نئی کتابیں

روئداد مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح — مسئلہ وفات مسیح کے متعلق اس رسالہ میں بہت سے کارآمد اور مفید حوالجات درج ہیں۔ نیز اس میں وفات مسیح پر استدلال کرنے کا طرز بھی مرقوم ہے۔ احباب ضرور منگائیں قیمت ۳ر

البشارۃ — صداقت مسیح موعود کے متعلق بہت مفید رسالہ ہے۔ غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے احباب منگوائیں۔ قیمت فی ۱ر

رپورٹ محکمہ نظارت جماعت احمدیہ — حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے انتظام کے لئے جو محکمے مقرر فرمائے ہیں۔ ان کی کارگذاری کا آئینہ ہے۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سلسلہ کا کاروبار کس عمدگی سے ہو رہا ہے۔ قیمت فی ۲ر

ملنے کا پتہ

ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان

ممالکِ غیر کی خبریں

آسٹریا کے لئے صلحنامہ تیار ہو (پیرس - ۲۸ - جون) دول متحدہ نے آسٹریا کو جو صلحنامہ پیش کرنا ہے۔ وہ قریباً مکمل ہو چکا ہو اور آیندہ ہفتے اس کی تمام دفعات مکمل ہو چکی ہونگی

سابق قیصر کا بت گرایا گیا (کوپن ہیگن - ۲۸ - جون) لیباؤ سے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ جنرل سر ہربرٹ گف کے حکم کے مطابق جرمن فوجوں نے لیباؤ کو خالی کر دیا ہے۔ سابق وزارت المانس دوبارہ قائم کی گئی ہے۔ ۲۶ر جون کو مقامی حکام نے ایک خاص تقریب کے دوران میں ولیم ثانی کا بت گرا دیا۔ یہ بت ۱۹۱۵ء میں تسخیر لیباؤ کے موقع پر تیار ہوا تھا۔ تقریباً ۲۰ ہزار لوگوں نے اس عمل انہدام کو دیکھا۔ برطانوی فرانسیسی اور امریکن وفدوں کا نعرہ ہائے مسرت سے خیر مقدم کیا گیا

جرمنی میں بدامنی کے نظارے (کوپن ہیگن ۲۷ر جون) گورنمنٹ کی فوج نے ہمبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہاں سکون ہے۔ حال میں شہر کے بازاروں میں سخت ہنگامہ ہوا۔ جسمیں ۱۴۲ اشخاص ہلاک اور ۱۱۶ زخمی ہوئے

(لندن ۲۷ر جون) فرینک فورٹ میں بلوہ ہوا جس کے دوران میں ۵ ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ جس سے امن وانتظام بحال ہوا۔ شمالی برلن میں دوبارہ ہنگامے شروع ہو گئے ہیں۔ ۱۵ آدمی مارے گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں ریلوے مزدوروں اور گورنمنٹ کے نمائندوں کے درمیان ایک مکان میں گفت وشنید ہو رہی تھی کہ مکان کے باہر ایک بم پھٹا۔ جس سے اسے نقصان پہنچا اگرچہ کوئی جان تلف نہیں ہوئی۔ گورنمنٹ نے ریلوے کاریگروں کے مطالبے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

برلن میں بھاری ریلوے ہڑتال (برلن ۲۶ر جون) ہڑتال کے سبب سے تمام ریلوے آمد و رفت مسدود ہے۔ ہڑتالیوں کی کے حکم نے ریلوے آدمیوں کو برافروختہ کر دیا ہے اور انہوں نے خوراک کی ٹرینیں روک لینے کی دھمکی دی ہے۔ گورنمنٹ نے ایک ہزار انقلاب پسندوں کو قید کر دیا ہے۔

وزیر ریلوے نے کاریگروں کے نمائندوں کو اطلاع دی کہ ملک کی مالی حالت ایسی نہیں کہ انکے مطالبات منظور کئے جا سکیں۔ لیکن گورنمنٹ آیندہ تین ماہ میں ۱½ ارب مارک محض اس لئے خرچ کریگی کہ اجناس خوردنی کی قیمتوں میں تخفیف ہو سکے اور راشن مقرر کیا جاوے۔ اس لئے ریلوے کاریگروں کو اس انتظام سے فائدہ پہنچیگا۔ اور تمام ملک بھی اس سے فائدہ اُٹھائے گا۔

بوڈاپسٹ میں شورش (کوپن ہیگن ۲۸ر جون) انقلاب کے خلاف جو تحریک جاری کی گئی تھی۔ اس کا کامل استیصال کر دیا گیا ہے۔ پُر دہشت دور حکومت شروع ہے انقلاب کے مخالفوں کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے اور جس مخالف کے پاس ہتھیار دیکھے جائیں اس کو فوراً گولی سے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ کالوسر میں انقلاب کے برخلاف ایک تحریک جاری ہوئی سابق سرکاری افسروں نے مزدوروں کا ایک جتھا بنایا۔ لال وردی گروہ کو غیر مسلح کر دیا اور مزدوروں کی کونسل کے اراکین کو گرفتار کرکے اس کے مقامی صدر کو مار ڈالا۔

چین نے عہدنامہ صلح پر دستخط نہیں کئے (پیرس - ۲۹ر جون) ہیوس ایجنسی مظہر ہے۔ کہ چینی ڈیلی گیٹوں نے عہدنامہ صلح پر دستخط کرنے سے انکار کرتے ہوئے اپنا کوئی قائم مقام ورسیلز میں نہیں بھیجا تھا۔ چینیوں کے ایسے طرز عمل کا کسی کو گمان نہ تھا۔

سرحدی شورش

قبائلی اجماع شملہ ۳ - جولائی - ایک پریس کمیونیک مظہر ہے کہ ڈکہ سے سوائے اسکے اور کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ کہ قبائلی لشکر جو عید کی وجہ سے بہت کچھ منتشر ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اب پھر ننگرہار میں جمع ہو رہے ہیں

چھپ کر گولیاں چلانا ٹوچی سے موصول شدہ خبریں مظہر ہیں کہ میران شاہ کے قریب دردونی میں ہمارے کمپ پر کبھی کبھی چھپ کر گولیاں چلائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس علاقہ میں امن وامان ہے۔

تار کاٹنے کی وارداتیں فورٹ سنڈیمن کے قریب تار کاٹنے کی کچھ وارداتیں ہوئیں۔ اور ضلع میں گورنمنٹ کی کچھ عمارتوں کو بدمعاشوں نے شرارت سے نقصان پہنچایا ہے۔

مہمندوں کو سزا الٰہ آباد - ۳ر جولائی - پائونیر کا خاص نامہ نگار میدان جنگ سے اپنی ایک چٹھی میں لکھتا ہے کہ مہمندوں کے نرغہ میں پھنسنے کے بعد جو گذشتہ جمعہ کے روز لگایا گیا تھا۔ اور جب انہیں حیرت انگیز سزا دیگئی تھی۔ ڈکہ میں چھپکر بندوقیں چلائے جانے کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ مختلف اوقات پر ہوائی زغوں نے شب قدر میں مہمندوں کو خبردار بنا دیا۔ توپچیوں نے مٹی کے تیل کے پیپے نشانوں کے طور پر رکھے ہوئے ہیں۔ مہمندان کے قریب نہیں جاتے۔

ایک گارڈنر توپ چھین لیگئی گذشتہ ماہ ہم نے علاوہ دیگر توپوں کے ایک گارڈنر کلدار توپ پر قبضہ کیا۔ اب ہمارے پاس دو توپیں ہیں اور دوسری بغیر کوئی گولی چلانے کے حاصل کی گئی تھی۔ یہ موضع گرڈی کے خلاف کارروائی کئے جانے کے تھوڑی دیر بعد چھینی گئی تھی۔ ایک برٹش فوج کے دو سپاہی گاؤں میں سے گذر رہے تھے کہ انہیں دو مشتبہ صورت کے

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)